چالیس احادیثِ مبارکہ

۱۔ حدثنا ابن عباس ان اعمی
كانت له ام ولد تشتم النبی
صلی الله علیه وسلم و تقع
فیه فینهاها فلا تنتهی
و یزجرها فلا تنزجر قال
فلما كانت ذات لیلة
جعلت تقع فی النبی صلی
الله علیه وسلم وتشتمه
فاخذ المغول فوضعه فی
بطنها و اتكأ علیها فقتلها
فوضع بین رجلیها طفل
فاطخت ما هنالك بالدم
فلما أصبح ذكر ذلك للنبی
صلی الله علیه وسلم فجمع
الناس فقال انشد الله رجلا
فعل ما فعل لی علیه حق
الا قام فقام الاعمی یتخطی

”حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا کی
ام ولد باندی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو گالیاں دیتی تھی اور آپؐ کی شان
میں گستاخی کرتی تھی، یہ اس کو روکتا تھا
مگر وہ رُکتی نہ تھی یہ اُسے ڈانٹتا تھا مگر
وہ مانتی نہ تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ جب
ایک رات پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان میں گستاخیاں کرنی اور گالیاں
دینی شروع کیں تو اس نابینا نے ہتھیار
(خنجر) لیا اور اُس کے پیٹ میں رکھا اور
وزن ڈال کر دبا دیا اور مار ڈالا،
عورت کی ٹانگوں کے درمیان بچہ نکل
پڑا، جو کچھ وہاں تھا خون آلودہ ہو گیا۔
جب صُبح ہوئی تو یہ واقعہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے یہاں ذکر کیا گیا۔ آپؐ نے
لوگوں کو جمع کیا پھر فرمایا میں اس آدمی

الناس وهو يتزلزل حتى
قعد بين يدي النبي صلى
الله عليه وسلم فقال يارسول
الله ان صاحبها كانت تشتمك
وتقع فيك فأنهاها فلا
تنتهي وازجرها فلا تنزجر
ولي منها ابنان مثل اللؤلؤتين
وكانت لي رفيقة فلما كان
البارحة جعلت تشتمك
وتقع فيك فأخذت المغول
فوضعته في بطنها واتكأت
عليها حتى قتلتها فقال
النبي صلى الله عليه وسلم
ألا اشهدوا ان دمها هدر
(ابوداؤد ص۶۰۰ مطبع نور محمد
کراچی وایضاً جمع الفوائد ص۲۸۴
بحواله ابوداؤد ونسائی) وایضاً
کنز العمال ص۳۶ ج۷ بحواله (ش) ۔

کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے کیا جو
کچھ کیا میرا اُس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو
جائے تو نابینا کھڑا ہو گیا، لوگوں کو
پھلانگتا ہُوا اس حالت میں آگے بڑھا کہ
وہ کانپ رہا تھا، حتیٰ کہ حضورؐ کے سامنے
بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ میں
ہوں اسے مارنے والا، یہ آپؐ کو گالیاں
دیتی تھی اور گستاخیاں کرتی تھی میں
اسے روکتا تھا وہ رُکتی نہ تھی، میں دھمکاتا
تھا وہ باز نہ آتی تھی اور اس سے میرے
دو بچے ہیں جو موتیوں کی طرح ہیں اور
وہ مجھ پر مہربان بھی تھی لیکن آج رات
جب اُس نے آپؐ کو گالیاں دینی اور
بُرا بھلا کہنا شروع کیا تو میں نے خنجر لیا
اس کے پیٹ پر رکھا اور زور لگا کر اُسے
مار ڈالا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لوگو گواہ رہو اس کا خون بے بدلہ
(بے سزا) ہے۔"

ناظرین غور کریں کہ اپنے دو بچوں اور عزیز بچوں کی ماں رفیقۂ زندگی مگر حضورؐ کی شان میں سخت تو اس کے مالک کو غیرتِ ایمانی کا وہ جوش ہُوا کہ اُس نے صُبح ہونے تک بھی برداشت نہ کیا اور اُسے فنا کے گھاٹ اُتار دیا۔ وہ مالک تھا غیرتِ ایمانی میں بے بس ہو گیا تھا اُس کا قتل کرنا معافی میں رہا۔

۲ عن علی رضی الله عنه أن یهودیة کانت تشتم النبی صلی الله علیه وسلم و تقع فیه فخنقها رجل حتی ماتت فابطل رسول الله صلی الله علیه وسلم دمها۔ (ابوداؤد ص۲۶ مطبع نور محمد)	"حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتی اور برا کہتی تھی تو ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو ناقابلِ سزا قرار دے دیا۔"

اُوپر والا قصہ تو مملوکہ باندی کا تھا یہ غیر مملوکہ غیر مسلم کا ہے مگر غیرتِ ایمانی نے کسی قسم کا خیال کئے بغیر جوشِ ایمانی میں جو کرنا تھا کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بدلہ باطل قرار دیا۔ دونوں واقعات سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والا مباح الدم (خون جائز) بن جاتا ہے اور حق کا علمبردار سزاؤں کا غیر مستحق ہو جاتا ہے بلکہ ثواب کا حقدار ہو جاتا ہے۔

۳ قال عمرو سمعت جابر بن عبد الله رضی یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لکعب بن الاشرف فانهٗ قد آذی الله و رسوله فقام محمد بن مسلمه الخ رواه البخاری فقتلوه۔	"حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون کھڑا ہو گا کعب بن الاشرف کے لئے کیونکہ اُس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو تکلیفیں پہنچائی ہیں تو محمد بن مسلمہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور پھر اپنے ساتھ جا کر اُسے قتل کر دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ اسے قتل کر دیا گیا ہے۔

وفی فتح الباری قوله آذی الله ورسوله فی روایة محمد بن محمود عن جابر عند الحاکم فقد آذانا بشعره وقوی المشرکین ..... ومن طریق أبی الاسود عن عروة أنه کان یهجو النبی صلی الله علیه وسلم و یحرض قریشا علیهم۔ (فتح الباری ص۲۷ ج۷)

اور فتح الباری شرح بخاری میں ہے کہ بخاری کی اس حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ اسی نے اللہ اور اُس کے رسول کو تکلیفیں پہنچائی ہیں، حاکم کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ اُس نے اپنے اشعار کے ذریعے سے ہمیں تکلیفیں پہنچائی ہیں اور مشرکوں کی مدد کی ہے۔ اور حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ یہ کعب بن الاشرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا تھا اور قریش کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارتا تھا۔”

نیز دیکھیں البدایۃ والنہایۃ ص۵ ج۴ اور سیرۃ نبویہ ابن کثیر ص۱۱ ج۳

نیز کنز العمال ص۲۶۱ ج ۵ ۔

یہ یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُن کے واسطہ سے اللہ تعالےٰ کو اذیت و تکلیف دیتا رہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کے لئے اعلان کیا تھا تو محمد بن مسلمہؓ نے یہ کارنامہ انجام دیا۔

۲ قال ابن کثیر فی البدایة والنهایة ناقلا عن البخاری قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ابی رافع الیهودی رجالا من الانصار و امر علیهم

”ابو رافع یہودی کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے بطور خاص قتل کروایا کہ وہ آپؐ کو اذیتیں پہنچاتا تھا۔ علامہ ابن کثیر نے البدایۃ والنہایہ میں لکھا ہے کہ بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کو قتل کرنے کے لئے

عبد الله بن عتيق وكان ابو رافع يؤذي رسول الله صلى الله عليه وسلم ويعين عليه ـ (البداية والنهاية ص۱۳۸ ج۴ فتح الباري ص۳۴۴ ج۷)

چند انصار کا انتخاب فرمایا جن کا امیر حضرت عبد اللہؓ بن عتیق کو مقرر کیا گیا اور یہ ابو رافع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں دیتا تھا اور آپؐ کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتا تھا"۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کاموں کے لئے چند آدمیوں کو مقرر کیا جا سکتا ہے اور یہ سب سزا کے نہیں بڑے ثواب کے مستحق ہوتے ہیں کہ دینی کارنامہ انجام دے رہے ہیں ۔

۵ـ في الصحيح البخاري عن انس بن مالك رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة يوم الفتح وعلى رأسه المغفر فلما نزعه جاء رجل فقال ابن خطل متعلق بأستار الكعبة فقال اقتله ـ رواه البخاري (فتح الباري ص۱۲ ج۸ البداية والنهاية ص۲۹۲ ج۴)

"صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کے سر مبارک پر خود پہنا ہوا تھا۔ جب آپؐ نے خود اتارا تو ایک آدمی اس وقت حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابن خطل کعبۃ اللہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ (بخاری)

قال ابن تيميه في الصارم المسلول وانه كان يقول الشعر يهجو به رسول الله صلى الله عليه وسلم ويأمر جاريته أن تغنيا به فهذا

امام ابن تیمیہ نے الصارم المسلول میں تحریر کیا ہے کہ یہ ابن خطل اشعار کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا اور اپنی باندی کو وہ اشعار گانے کے لئے کہا کرتا تھا تو اس کے

له ثلاث جرائم مبيحة للدم، قتل النفس والردة والهجاء ۔ (الصارم ص۱۳۵)

کل تین جرم ہیں جن کی وجہ سے یہ مباح الدم قرار پایا، ایک قتل، دوسرا ارتداد اور تیسرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی ۔"

۶۔ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل القینتین (ان لونڈیوں کا نام قریبہ اور قرتنا تھا اور یہ ابن خطل کی باندیاں تھیں دیکھیں اصح السیر ص۲۶۶) وکانتا تغنیان بهجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقتلهما ۔ (البدایۃ والنہایۃ ج۴ ص۲۹۸)

اسی طرح ابن خطل مذکورہ کی ہجو گانے والی دونوں باندیوں کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر قتل کرنے کا حکم دیا تھا جن کا نام قریبہ اور قرتنا تھا۔ ان دونوں کے قتل کرنے کا حکم بھی اس لئے دیا گیا کہ یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدگوئی کے اشعار گایا کرتی تھیں ۔"

ان میں سے قریبہ قتل کر دی گئی اور قرتنا بھاگ گئی - بعد میں آ کر مسلمان ہو گئی - (اصح السیر ص۲۶۶)

اگرچہ شعر دوسرے کے بنائے ہوئے تھے مگر یہ گانے والیاں اس کو دوسروں تک پہنچا رہی تھیں اس لئے غیر کا ایسا نثر نظم جملہ شائع کرنے والا بھی قتل کا مستحق ہے ۔

۷۔ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل حویرث ابن نقیذ فی فتح مکہ وکان ممن یؤذی رسول اللہ

و اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر حویرث ابن نقیذ کو قتل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا یہ بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو

صلی اللہ علیہ وسلم۔
البدایہ والنہایہ ص۲۹۵ ج۴
وقتلہ علی رضی اللہ عنہ
کما فی اصح السیر ص۲۶۴۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچایا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے اس کو قتل کیا۔“

حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کے پیروکاروں کے لئے یہ کام بڑا اہم ہے۔

۸ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبّ نبیًا قتل ومن سبّ اصحابہ جُلد۔
الصارم المسلول ص۹۲ نیز ص۲۹۹

”حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی نبی کو بُرا کہے اُسے قتل کر دیا جائے اور جو صحابہ کو بُرا کہے اُسے کوڑے لگائے جائیں۔“

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی نبی کو بھی جو گالیاں دے گا یا بُرا کہے گا وہ قتل کا مستحق ہے اور جو صحابہؓ میں کسی کو بھی بُرا کہے گا اسے کوڑے لگانا ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لیوا صاحبان کو کان کھول کر سن لینا چاہیئے اور سارے مسلمانوں کو۔“

۹ عن أبی برزۃ الاسلمیؓ قال کنت عند ابی بکر فتغیظ علی رجل فاشتد علیہ فقلت أتأذن لی یا خلیفۃ رسول اللہ أن أضرب عنقہ قال

”حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس موجود تھا کہ وہ ایک آدمی پر (کسی وجہ سے) غصہ ہوئے اس نے حضرت ابوبکرؓ کو بہت سخت باتیں کہیں میں نے عرض کیا کہ اے خلیفۂ رسولؐ

فأذهب كلمتي غضبه	اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس کی
فدخل فارسل الی فقال	گردن مار دوں، میرے اتنے کہنے ہی
ما الذی قلت آنفاً قلت	سے حضرت ابوبکرؓ کا غصہ ختم ہو گیا آپ
اتأذن لی ان اضرب	اندر تشریف لے گئے پھر مجھے پیغام بھیج
عنقه قال اکنت فاعلا	کر اندر بلایا، میں حاضر ہوا تو فرمایا ابھی
لو امرتك قلت نعم	تم نے کیا جملہ بولا تھا؟ میں نے وہ جملہ
قال لا واللہ ما کانت	دُہرا دیا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں
لبشر بعد محمد صلی	اُس کی گردن مار دوں۔ حضرت ابوبکرؓ
اللہ علیہ وسلم۔	نے پوچھا اگر میں اجازت دیدیتا تو کیا
(جمع الفوائد : بحوالہ ابوداؤد	تم یہ کر گزرتے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں!
ونسائی : ص۲۸۵	آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
نیز ابوداؤد ص۲۶ طبع نور محمد)	بعد اب یہ کسی دوسرے کیلئے نہیں ہے۔"

اوپر کی حدیث میں صحابہؓ کو بُرا کہنے پر کوڑے مارنا آیا ہے قتل صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا یا گالی پر آیا ہے۔

۷ وعن مجاھد قال اُتی	"حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی
عمر برجل یسبّ رسول اللہ	ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس
صلی اللہ علیہ وسلم فقتله	ایک آدمی کو لایا گیا جو رسول اللہ
ثم قال عمرؓ من سبّ	صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہتا ہے،
اللہ أو سبّ احدا من	حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بطور سزا اُسے
الانبیاء فاقتلوه۔	قتل کیا اور پھر فرمایا جو اللہ تعالیٰ
الصارم المسلول	کو یا انبیاء میں سے کسی کو بُرا کہے اُسے
(ص۴۱۹ جلد۴)	قتل کر دو۔"

یہ صاف حکم ہے کہ جو اللہ تعالیٰ یا کسی رسول یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایذا اور بُرا کہنے پر قتل ہے۔

۱۱ عن عکرمۃ قال اُتی علیؓ بزنادقہ فاحرقھم فبلغ ذلک ابن عباسؓ فقال لو کنت أنا لم احرقھم لنھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتھم لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ۔ (للبخاری واصحاب السنن جمع الفوائد ص۱۲)

"حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس کچھ زندیقوں کو لایا گیا تو حضرت علیؓ نے انہیں آگ میں جلوا دیا جب یہ خبر حضرت عبداللہ ابن عباس کو ملی تو فرمایا اگر میں ہوتا تو ان کو آگ میں نہ جلاتا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو ہاں میں ان کو قتل ضرور کرتا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو اپنے دینِ الٰہی کو تبدیل کرے اُسے قتل کر دو۔"

زندیق وہ منافق ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے کو مسلمان کہتے کہلاتے ہیں اور اندر سے کافر ہیں جیسے آج کل بہت لوگ ایسے ہی ہیں۔ ان کی سزا جلانا تو نہیں ہے، قتل ہے۔

۱۲ من ارتد عن دینہ فاقتلوہ۔ طب کنز العمال ص۲۳/۱

"جو اپنے دین الٰہی سے مرتد ہو اُسے قتل کر دو۔"

حدیث : کل مولود یولد علی الفطرۃ (ہر بچہ فطری والٰہی دین پر پیدا ہوتا ہے) تو جب فطرتِ دین اسلام ہے، جو اس اپنے دین کو بدل دے وہ مرتد قابلِ قتل ہے۔

۱۳ من بدل دینه فاقتلوه ۔ (حم خ) کنز العمال ص۲۳ ج۱)

"جو اپنے دین (حنیف) کو تبدیل کر دے اُسے قتل کر دو"

۱۴ ان من ابغض الخلق الی اللہ تعالیٰ لمن آمن ثم کفر ۔ (طب) کنز العمال ص۲۳ ج۱)

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق میں سب سے زیادہ قابلِ نفرت وہ شخص ہے جس نے ایمان لانے کے بعد پھر کفر کیا"

ایمان یعنی ہمیشہ ہمیشہ کی نجات کا تحفہ لینے کے بعد کفر کرتا ہے تو وہ اسلام کی توہین، اللہ اور رسولؐ کی اور سارے مسلمانوں کی توہین اور اہانت کر رہا ہے ۔ اللہ تعالےٰ کی زمین میں رہنے سہنے کے بالکل لائق نہیں وہ تو ہر مرتد سے بدترین مرتد ہے ۔

۱۵ من غیر دینه فاقتلوه ۔ (الشافعی) کنز العمال ص۲۳ ج۱)

"جو اپنے دین (اسلام) کو بدلے اُسے قتل کر دو"

فطری دین کو بدل ڈالنے پر یہ حکم ہے اور احکام یقینی کو بدل ڈالنے کا بھی یہی حکم ہے ۔ جو لوگ دوسرے قانون لے رہے ہیں اُن کی بھی یہ سزا ہے ۔

۱۶ من رجع عن دینه فاقتلوه ۔ (حب) کنز العمال ص۲۳ ج۱)

"جو اپنے دین اسلام سے پھر جائے اُسے قتل کر دو"

فطری دین سے لوٹ جانے پر یہی قتل کی سزا ہے ۔ جو لوگ اسلامی قانون کو بدل کر غیر اسلامی قانون لاتے ہیں، ان دونوں حدیثوں کی رُو سے وہ بھی قابلِ سزائے عظیم ہیں ۔

۱۷ اشتد غضب اللہ علی قوم کلموا وجه رسول اللہ ۔ (طب) کنز العمال ص۲۶۳ ج۵)

"اس قوم پر اللہ تعالےٰ کا سخت غضب ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ زخمی کیا"

جہاد میں ایسا کیا یا اُن کی بات وحکم کو توڑا جیسے آج کل احکام الٰہی کو توڑا جا رہا ہے ۔

۱۸ ان اللہ اختارنی و اختار لی اصحابی واصہاری وسیأتی قوم یسبونہم وینقصونہم فلا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم ۔ (عق عن انس)
کنزالعمال ص۱۳۳ ج ۶ ۔

" بے شک اللہ تعالٰے نے مجھے (انسانوں میں سے) پسند کیا ہے اور میرے لئے صحابہؓ اور خسر و داماد کو پسند کیا اور کچھ آگے سے لوگ آئیں گے جو اُن کو بُرا کہیں گے اور اُن میں عیب نکالیں گے تم نہ اُن کے ساتھ بیٹھنا نہ اُن کے ساتھ کھانا پینا کرنا اور نہ اُن کے ساتھ نکاح وغیرہ کرنا ۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دل کی گہرائیوں میں پیوست کرنے کی ضرورت ہے کہ آج کل ایسے لوگ بھی نظر آرہے ہیں، کم بیش ہیں، ان سب سے قلبی قطع تعلق فرض ہے ۔ ان کے ساتھ کھانا ، پینا ، بیٹھنا ، اُٹھنا شادی وغیرہ سب منع ہے ۔

۱۹ ان اللہ اختارنی و اختار لی اصحابا و اختار لی منہم أصہارًا و انصارا فمن حفظنی فیہم حفظہ اللہ ومن آذانی فیہم آذاہ اللہ ۔ (خط عن انس رضی اللہ عنہ)
کنزالعمال ص۱۳۳ ج ۶ ۔

" یقیناً اللہ تعالٰے نے مجھے پسند کیا اور میرے صحابہؓ کو پسند کیا اور میرے لئے خسر و داماد اور انصار کو پسند کیا جو اُن کے بارے میں میرے حق کی حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے گا اور جو اُن کے بارے میں مجھے اذیت دے گا اللہ تعالٰے اُس کو اذیت دے گا ۔"

کون ہے جسے اللہ تعالےٰ کی حفاظت کی ضرورت نہ ہو اور کون ہے جو کسی کو اللہ تعالیٰ کی دنیوی و اخروی اذیت سے بچا سکے، لہٰذا سب حضرات کو اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اپنے کو دُنیا و آخرت میں تباہ ہونے سے بچا سکیں۔

نمبر۲ ان اللہ اختارنی و اختارلی	"بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے چُنا اور میرے
اصحابا فجعل لی منھم	لئے صحابہ کو چُنا اور ان صحابہؓ میں سے
وزرآء و اصھارا وانصارًا	میرے وزرار خسرو داماد اور انصار بنائے
فمن سبّھم فعلیہ	جو اُن کو گالی دے گا اُس پر اللہ تعالےٰ
لعنۃ اللہ والملائکۃ	فرشتوں اور لوگوں کی طرف سے لعنت
والناس اجمعین لا یقبل	اللہ تعالےٰ اس سے قیامت کے دن:
اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا	نہ توبہ قبول کرے گا نہ فدیہ کو اور نہ
ولا عدلا (طب ک عن عویم بن ساعدۃ)	عبادت کو"۔

کنز العمال صفحہ ۱۳۳ ج ۶ ۔

صرفا وعدلا أی توبۃ وفدیۃ ۔ مجمع بحار الأنوار صفحہ ۲۴۲ ۔

فضل أزواجہ علیہ السّلام رضی اللہ عنھنّ

ازواج مطہراتؓ کے متعلق پہلے تو یہ آیت پڑھیئے ۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ	"اور اللہ تعالےٰ کو یہ منظور ہے کہ
عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ	اے نبی کے گھر والو تم سے آلودگی
وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۔	کو دُور رکھے اور تم کو پاک صاف
(سورۃ احزاب)	رکھے"۔

جن کی پاکیزگی اور طیّب اور طاہر ہونے کی شہادت خود اللہ تعالےٰ دے

رہے ہیں۔ آپ خیال کیجئے کہ ان کے متعلق کچھ برا کہنے والا اللہ تعالےٰ کے ارشاد کو جھٹلا رہا ہے تو غور کیجئے کیا اس میں اسلام کی کوئی رمق باقی ہوگی کیا وہ مسلمان رہ سکے گا کیا سزائے سخت سے بچ سکتا ہے ؟

۲۱ خیارکم خیارکم لنسائی۔ "تم میں سے بہترین وہ ہیں جو میری عورتوں کے حق میں بہترین ہو"

کنز العمال ص ۲۶۶ ج ۶

ازواجِ مطہراتؓ کو طیّب و طاہر ماننے والا ہی خیر ہو سکتا ہے ان میں کسی قسم کا شبہ بھی پیدا کرنے والا اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہوگا۔

۲۲ لن یحنو علیکن بعدی الا الصّالحون وفی روایۃ الا الصابرون۔ "تم پر میرے بعد صرف نیک لوگ ہی شفقت کریں گے"

(کنز العمال ص ۲۲۳، ۲۲۶ ج ۶)

یہ پیشین گوئی صاف بتا رہی ہے آوارہ و بدکردار لوگ بکواس کیا کریں گے۔ صرف نیک اور صابر ہی میرے بعد تم پر شفقت کریں گے۔

۲۳ ان الذی یحنو علیکن بعدی لھو الصادق البار (قال لازواجہ) "میرے بعد تم پر جو شفقت کرے گا وہی سچا اور نیک ہوگا"

کنز العمال ص ۲۲۶ ج ۶

غور کیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سچے اور نیک ہونے کا معیار کیا ہے۔

۲۴ ان فضل عائشۃؓ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام۔ (ت ن ہ عن انسؓ) "عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی فضیلت باقی خواتین پر ایسی ہی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی تمام کھانوں پر"

کنز العمال ص ۲۲۳ ج ۶ -

دُنیا و آخرت کی تمام عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وہ فضیلت حاصل ہے جو سب کھانوں پر ثرید کو (عرب کا مرغوب ترین کھانا ہے) سب کھانوں پر "۔

۲۵۔ احب النساء الی عائشۃ ومن الرجال ابوھا۔ (ق ت عن عمرو بن العاص۔) (ت ہ عن انس) کنز العمال ص۲۲۴ ج۶) — "عورتوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب عائشہ رضؓ ہیں اور مردوں میں اُن کے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سب سے محبوب ہیں "۔

غور کیجئے کہ اللہ و رسول ؐ کے بعد عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت عائشہ رضؓ اور مردوں میں اُن کے والد، چونکہ قاعدہ ہے دوست کا دوست، دوست ہوتا ہے (حبیب الی قلبی حبیب حبیبی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب اور یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حبیب تو دونوں اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں ۔

۲۶۔ عائشۃ زوجتی فی الجنۃ۔ کنز العمال ص۲۲۴ ج۶ ۔ — "عائشہ رضؓ جنّت میں میری زوجہ ہوں گی "۔

دُنیا و آخرت میں جن کو یہ اعزاز حاصل ہے تو وہ کون قرار پائے گا جو اُن سے نفرت کرے ۔

۲۷۔ ھذا جبرئیل یقرئک السلام ۔ کنز العمال ص۲۲۴ ج۶ — "اے عائشہ رضؓ ! یہ جبرئیل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں "۔

تمام فرشتوں میں سے افضل فرشتہ تمام انبیاء پر وحی لانے والے فرشتہ نے جن کو سلام کیا وہ کیا ہوں گی ۔

۲۸۔ و ان اللہ جمع بینی و بین ریقہ ۔ — "حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ وصال نبویؐ کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے اور حضور

(کنز العمال ص۲۴۴ ج ۶) صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب اطہر کو جمع فرمایا تھا۔ (مسواک کا واقعہ وصال اطہر کے وقت کا معروف ہے)۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بیوہ ہونے کے بعد اُن کے والد حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے نکاح کرنے کا ارادہ ظاہر کیا مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عثمانؓ کی شکایت بارگاہِ نبوی میں کی تو آپؐ نے فرمایا :-

نمبر ۲۹ تزوج حفصة خير من عثمان ويتزوج عثمان خيرًا من حفصة فزوجه النبي صلى الله عليه وسلم ابنته۔ (کنز العمال ص۱۱ ج۷)	"حفصہؓ سے وہ شادی کرے گا جو عثمانؓ سے بہتر ہوگا اور عثمانؓ ایسی خاتون سے شادی کریں گے جو حفصہؓ سے بہتر ہوگی"

جن کی بہتری حضورؐ فرمائیں ان کو کسی قسم کا عیب لگانا خالص جھوٹ اور مکاری نہیں تو کیا ہے۔

نمبر ۳۰ قال لی جبریل راجع حفصة فانها صوامة قوامة فانها زوجتك في الجنة (عن انس وعن قيس بن زيد) (کنز العمال ص۲۶۶ ج۶)	"مجھے جبرئیل نے کہا کہ حفصہؓ سے رجوع کر لیجئے کیونکہ وہ بہت روزہ دار اور بہت قیام اللیل کرنے والی ہیں اور یہ جنت میں آپ کی زوجہ ہوں گی"

جبرئیل علیہ السلام بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے کچھ نہیں کہہ سکتے تو جن کو اللہ تعالیٰ بواسطہ جبرئیل روزوں والی رات کی عبادت والی فرمائیں ان کی شان میں گالیاں پیش کرنا، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہنا ہوگا۔ غور کیجئے کتنا سخت جرم ہے۔

٣١ من سبّ احدًا من اصحابی فعلیه لعنة الله۔ (ش عن عطاء مرسلا) کنز العمال ص ۱۳۶ ج ۱۱

"جو میرے صحابہ میں سے کسی کو بُرا کہے اُس پر اللہ کی لعنت۔"

٣٢ من سبّ احدًا من اصحابی فاجلدوہ۔ (ابوسعید) کنز العمال ص ۱۳۶ ج ۶ ۔

"جو میرے صحابہؓ میں سے کسی کو گالی دے اُسے کوڑے لگاؤ۔"

یہ حدیث اور ٣٠ والی حدیث، صحابہ کرامؓ کو بُرا کہنے پر جو بتا رہی ہیں وہ ہر حکومت کا فرض ہے، جو حکومت نہیں کرتی وہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجرم ہے۔

٣٣ عن أبی سعید الخدریؓ قال قال النبیؐ لا تسبّوا اصحابی فلو أن احدکم أنفق مثل أُحدٍ ذهبًا ما بلغ مدّ احدهم ولا نصیفه۔ متفق علیه مشکوٰة ص ۵۵۳

"فرمایا میرے صحابہؓ کو بُرا مت کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرلے تو بھی صحابہؓ میں سے ایک مُدّ (۶۸ تولے) تو کیا اس کے آدھے کے برابر بھی نہ پہنچے گا۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو بُرا کہنا حرام قابلِ سزا ہے کیونکہ ان کا مرتبہ بے حد بلند ہے تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر خیرات کرے تو صحابیؓ کے ایک مُد کے برابر بھی نہیں ہوتا اور ثواب خلوصِ دل سے بڑھتا ہے تو ان میں سے ہر ایک کا خلوص دوسرے سے اتنا بڑھا ہُوا ہے۔ سوچئے ان کو بُرا کہنے والوں کا عذاب کتنا ہوگا؟

٣٤ عن جابر رضی الله عنه قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجته یوم عرفة

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرفہ والے دن حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ

وھو علی ناقتہ القصواء	صلی اللہ علیہ وسلم کو قصویٰ اُونٹنی پر سوار
یخطب فسمعتہ یقول یا	دیکھا آپؐ خطبہ دے رہے تھے، مَیں نے
ایھا الناس انی ترکت فیکم	آپ کو یہ فرماتے سُنا کہ اے لوگو! مَیں
ما ان اخذتم بہ لن	نے تم میں وہ کچھ چھوڑا ہے کہ اگر تم اسے
تضلوا کتاب اللہ وعترتی	تھامے رکھو تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے:۔
اھل بیتی۔ (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ ص۵۶۹)	کتاب اللہ اور میرا کنبہ میرے اہل بیت"۔

گناہ اور گمراہی سے بچانے والی دو چیزیں ہیں قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد و اہل بیت (ازواج) ان کی توہین ایسی ہے جیسے قرآن کی توہین۔

۳۵ عن ابن عمر رضی اللہ عنھما	"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
قال قال رسول اللہ صلی اللہ	روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم اذا رأیتم الذین	نے فرمایا جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو
یسبون اصحابی فقولوا لھم	میرے صحابہ کو بُرا کہہ رہے ہوں تو یہ
لعنۃ اللہ علی شرکم۔	کہہ دیا کرو تم (دونوں فریقوں) میں سے
رواہ الترمذی مشکوٰۃ ص۵۵۴	جو بُرا اُس پر اللہ کی لعنت"۔

صحابہؓ (مرد ہوں یا عورت) جو اُن کو بُرا کہے اس کو یہ جواب دینا ہے کہ ان میں سے تم میں سے جو بَد ہو، اُس پر خدا کی لعنت اور ظاہر ہے کہ بُرا کہنے والا بَد ہے تو اس پر لعنت کی ہر مسلمان کو دُعا کرنی ہے۔

۳۶ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما	"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قال قال رسول اللہ صلی	اللہ تعالےٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں
اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ	طرح طرح کی نعمتوں سے غذا پہنچاتا ہے
لما یغذوکم من نعمۃ	اور مجھ سے محبت کرو اللہ تعالےٰ کی
واحبونی لحب اللہ واحبوا	محبت کی وجہ سے اور میرے اہلِ

اهل بیتی لحبّی ۔ بیت سے محبت کرو، میری محبت کی وجہ سے "

(ترمذی، مشکوٰۃ ص۵۷۳)

مشہور قاعدہ دوست کا دوست، دوست ہوتا ہے بقول متنبی ؎

حبیب الی قلبی حبیب حبیبی

یعنی محبوب کا محبوب میرے دل کا محبوب ہے ۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو اُن کے تمام دوستوں سے محبت لازم ہے۔ ان دوستوں، عزیزوں کو بُرا کہنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے ۔

۲۷ عن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی أبغضھم ومن آذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشک أن یأخذہ۔

"ڈرو اللہ سے، ڈرو اللہ سے، ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے میرے صحابہ کے بارے میں میرے بعد ان کو نشانۂ ملامت نہ بناؤ جو اِن سے محبت کرتا ہے میری محبت کی وجہ سے اُن سے محبت کرتا ہے اور جو اُن سے نفرت کرتا ہے وہ میری نفرت کی وجہ سے اُن سے نفرت کرتا ہے اور جس نے انہیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اُس نے اللہ تعالےٰ کو اذیت دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو پکڑلے "

ترمذی۔ مشکوٰۃ ص۵۵۴

غور کیجئے حضورؐ کے صحابہؓ سے کینہ اور بُرا کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینا ہے اور حضورؐ کو اذیت دینا اللہ تعالےٰ کو اذیت دینا ہے اور اللہ تعالےٰ

کو جو اذیت دے گا تو قریب ہے کہ اُس کی پکڑ ایسی ہو کہ پھر دُنیا و آخرت میں ٹھکانہ نہ ہو گا۔

۳۸ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں اُن میں سے جس کی تم اقتدار کرو گے ہدایت پا جاؤ گے"

رزین ۔ مشکوٰۃ ص۵۵۴

صحابیؓ وہ ہے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایکبار بھی ملاقات ہو گئی چاہے اُس نے دیکھا بھی نہ ہو جیسے اندھا، اس ایک مُلاقات سے وہ صحابی ہو گیا مرد ہو، عورت ہو، بچہ ہو، بڑا ہو، اولاد ازواج میں سے ہو۔ اس کیمیاوی ملاقات سے وہ ہادی و مقتدائے قوم بن جاتا ہے۔ اس کو بُرا کہنے والا اپنی دُنیا و آخرت کی تباہی کو دیکھے۔

۳۹ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانھم خیارکم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یظھر الکذب ۔ (الحدیث)
"فرمایا میرے صحابہؓ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں سب سے بہتر ہیں پھر وہ اُن کے قریب ہیں (یعنی تابعین) پھر وہ اُن کے قریب ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر جھوٹ پھیل جائے گا"

مشکوٰۃ ص۵۵۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صدی، صحابہؓ کی صدی، تابعین کی صدی خیر ہی خیر ہے۔ ان کے لوگوں کو بُرا کہنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر کہنے کا مُنکر ہے اس سے کفر تک کا اندیشہ ہے۔ فرمایا پھر جھُوٹ پھیل جائے گا۔ اس کی دلیل ہے کہ تین صدیاں جھُوٹ کے پھیلنے سے محفوظ ہیں اس لئے اُن کے بعد کا اجتہاد بھی معتبر نہیں ہے۔

۱۲ خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم۔ (الحدیث) متفق علیہ مشکوٰۃ ص۵۵۳	"میری اُمت کا بہترین میری صدی ہے پھر وہ لوگ جو اُس کے متصل ہیں" (یعنی تیسری صدی والے)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کے کفر اور اُس کی سزائے قتل کے بارے میں علماء اُمت کا اجماع

مُعتبر و مستند کتابوں سے دس حوالے

۱ وفی المیزان الکبری للشعرانی:	"امام شعرانیؒ فرماتے ہیں:۔
المردة وھی قطع الاسلام نیة أو قول کفر او فعل وقد اتفق الائمة علی أن من ارتد عن الاسلام وجب قتلہ وعلی ان قتل الزندیق واجب و ھو الذی یسر الکفر ویتظاھر بالاسلام وعلی أنہ اذا	ارتداد کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کو نیتاً یا کلمۂ کفریہ یا فعل کفر کے ذریعہ سے ختم کرا دینا۔ اور ائمہ کا اتفاق ہے کہ جو اسلام سے مرتد ہو جائے اس کا قتل کرنا واجب ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ زندیق کا قتل کرنا واجب ہے جو بظاہر اپنے کو مسلمان کہتا ہو اور حقیقتاً کافر ہو۔ اور اس بات پر بھی